منسلکہ الف

اسٹیٹ بینک آف پاکستان 2023ء میں ضوابطی اور نگرانی سے متعلق پیش رفت

مالی استحکام کو یقینی بنانا، اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی قانونی ذمہ داریوں میں سے ایک ہے۔[1] اس ذمہ داری کی انجام دہی کے لیے اسٹیٹ بینک مؤثر ریگولیشن اور مالی اداروں (ایف آئیز) اور ادائیگی کے نظام (یعنی بینکوں، خرد مالکاری بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں، مبادلہ کمپنیوں، پیمنٹ سسٹم آپریٹرز اور فراہم کنندگان، اور الیکٹرانک منی اداروں) کی نگرانی کے ذریعے کام کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک بین الاقوامی بہترین معیارات کے مطابق، مالی استحکام کو یقینی بنانے، مالی شعبے کی ترقی، اور اقتصادی نمو کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

2023ء کے دوران، خاص طور پر مارچ 2023ء کے بینکاری بحران اور بڑھتی ہوئی عالمی کشیدگیوں کے سبب جغرافیائی اور اقتصادی لحاظ سے مشکل حالات کا سامنا رہا۔ دنیا کے کئی مرکزی بینکوں نے مہنگائی، جو کئی دہائیوں کی بلند ترین سطح پر تھی، کو قابو میں لانے کے لیے پالیسی ریٹس میں اضافہ جاری رکھا۔ یہ مہنگائی کووڈ کے بعد کی صورتِ حال، روس-یوکرین جنگ اور مشرق وسطیٰ کے تنازعے کے تناظر میں برقرار رہی۔ ان پالیسی ریٹس میں اضافے کے غیر ارادی نتائج سامنے آئے، جن میں امریکہ کے بڑے علاقائی بینکوں جیسے فرسٹ ری پبلک بینک، سلیکون ویلی بینک، اور سگنیچر بینک کی بندش شامل تھی، جبکہ عالمی لحاظ سے اہم بینک (جی سِبز) کریڈٹ سوئس کو بھی ریسکیو کیا گیا۔[2] دنیا بھر میں مالی نظاموں پر دباؤ نے مرکزی بینکوں کے لیے ضوابطی اور نگرانی کے شدید چیلنجز پیدا کیے۔ پاکستان کے لیے، 2023ء کے دوران مالی حالات سخت رہے، جس نے مالی نظام کی مزاحمتی صلاحیت کی آزمائش کی۔ اگرچہ پاکستان میں شرح سود میں نمایاں اضافہ ہوا (2023ء میں 600 بیسس پوائنٹس تک) جو تاریخی بلند ترین سطح یعنی 22 فیصد تک پہنچ گیا، اور مہنگائی بھی مسلسل بلند رہی، اس کے باوجود بینکاری شعبے نے مضبوط لچک کا مظاہرہ کیا اور خوب سرمایہ کاری نیز نفع آور رہا۔

2023ء کے دوران، اسٹیٹ بینک کی ضوابطی اور نگرانی سے متعلق کوششیں بنیادی طور پر زرمبادلہ کی پالیسی اور آپریشنز کو مضبوط بنانے اور ڈیجیٹل مالی خدمات کے انفراسٹرکچر کی ترقی پر مرکوز رہیں۔

مالی استحکام — ایک وسیع تناظر

بحران سے نمٹنے کی تیاری: مالی نظام کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ بحران جیسی صورتِ حال سے مؤثر طور پر نمٹا جائے، جس کے لیے ضوابطی اور نگرانی کے اداروں کا فوری ردعمل ناگزیر ہوتا ہے۔ ان بحرانوں کی منصوبہ بندی اور ان سے نمٹنے کی صلاحیت کو منظم اور بروقت انداز میں تیار کرنا ضابطہ کار کے لیے نہایت اہم ہے۔ اسی مقصد کے تحت، اسٹیٹ بینک نے کینیڈا کے "ٹورنٹو سینٹر" اور عالمی بینک کے اشتراک سے کرائسس سیمولیشن ایکسرسائزز (سی ایس ایز) منعقد کیں، تاکہ اپنے عملے کی صلاحیت کو بہتر بنایا جاسکے اور فرضی مالی بحران کی صورتِ حال میں اسٹیٹ بینک کے اقدامات، فیصلوں اور رابطوں کی اثر انگیزی کو جانچا جا سکے۔ اسٹیٹ بینک نے اپنے متعلقہ ذیلی اداروں کے ساتھ ان مشقوں میں شرکت کی اور بحران سے نمٹنے کے لیے ہنگامی منصوبہ بندی، ناکام بینکوں سے نمٹنے کے حل، اور بینکوں کی ناکامی کے نظامی اثرات کا جائزہ لیا۔ یہ سی ایس ایز نہ صرف بحران سے نمٹنے کی تیاری کے لیے مفید ثابت ہوئیں بلکہ اسٹیٹ بینک کو دستیاب اختیارات اور آلات کی موزونیت کا جائزہ لینے کا بھی موقع فراہم کیا۔ مشق کے بعد، اسٹیٹ بینک نے عالمی بینک کے ساتھ رابطہ برقرار رکھا تاکہ CSE کے دوران حاصل کردہ رائے کی روشنی میں بحران سے نمٹنے کے فریم ورک کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔

مارچ 2023ء میں منعقد ہونے والے ورلڈ بینک کے سی ایس ای سے حاصل ہونے والے اسباق کی بنیاد پر سی ایس ای سے حاصل شدہ مشاہدات پر تبادلہ خیال کے لیے ورلڈ بینک نے جون 2023ء میں ایک مشن بھیجا۔ اس مشن کے نتیجے میں

---

1 اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء

2 بازل کمیٹی برائے بینکاری نگرانی (2023ء)۔ 2023ء کے بینکاری بحران پر رپورٹ۔ اکتوبر۔ تفصیلات کے لیے براہِ مہربانی ملاحظہ فرمائیں: Report on the 2023 banking turmoil (bis.org)

یہ طے پایا کہ اسٹیٹ بینک کے مالی شعبے کے استحکام اور بحران سے نمٹنے کی صلاحیت کو مزید بہتر بنانے کے لیے ورلڈ بینک سے تکنیکی معاونت (ٹی اے) حاصل کی جائے گی۔ بعد ازاں، ستمبر 2023ء میں ورلڈ بینک نے ایک تکنیکی معاونت کا مشن روانہ کیا جس نے درج ذیل موضوعات کا احاطہ کیا: (i) ابتدائی مداخلت اور بحالی کی منصوبہ بندی کے لیے اسٹیٹ بینک کے فریم ورک کو مضبوط بنانا؛ (ii) بینکوں کی تحلیل (Bank Resolution) کے حوالے سے نظام کی بہتری؛ (iii) ڈپازٹ انشورنس کا نظام؛ (iv) ہنگامی سیالیتی معاونت (Emergency Liquidity Assistance – ELA) کے موجودہ آپریشنل فریم ورک کو مضبوط بنانا؛ (v) بحران کے دوران ہم آہنگی کے طریقہ کار (Crisis Coordination Mechanism) کا قیام۔ مزید برآں، مشن نے اسٹیٹ بینک کے موجودہ ماحولیاتی دباؤ کے ٹیسٹ (Climate Stress Testing) کے انتظامات پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اس تکنیکی معاونت نے خاص طور پر اسٹیٹ بینک کے افسران کی صلاحیتوں میں اضافے اور ثانوی قانون سازی اور اندرونی پالیسیوں کی تیاری میں رہنمائی پر توجہ مرکوز کی۔

میکرو اسٹریس ٹیسٹنگ (MST) فریم ورک: نظامی طور پر اہم ملکی بینکوں (ڈی سِبز) کے لیے نگرانی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے تحت، اسٹیٹ بینک نے منتخب ڈی سِبز کو Stress Testing Guidelines 2020 کے تحت ایک میکرو اسٹریس ٹیسٹنگ فریم ورک تیار کرنے اور اس پر عمل درآمد کرنے کا مشورہ دیا۔ اس فریم ورک کو سالانہ بنیادوں پر Internal Capital Adequacy Assessment Process (ICAAP) دستاویزات کے ساتھ جمع کروانے کی ہدایت کی گئی۔ شعبہ مالی استحکام (ایف ایس ڈی) نے ان دستاویزات کے متعلقہ حصوں کا جائزہ لیا، منتخب ڈی سِبز کے ساتھ فزیکل اور آن لائن ملاقاتیں کیں اور ان کے ایم ایس ٹی فریم ورک کو بہتر بنانے کے لیے انفرادی طور پر تفصیلی آرا فراہم کیں۔ مزید برآں، منتخب ڈی سِبز کے لیے ایم ایس ٹی پر ایک ہفتے کی عملی تکنیکی تربیت بھی فراہم کی گئی۔

اسٹیٹ بینک مالی استحکام کے بارے میں اپنی تشخیص کو باقاعدگی سے بیرونی اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ شیئر کرتا ہے تاکہ وہ ابھرتے ہوئے خطرات، نظام کی مضبوطی اور شعبے کی کارکردگی سے باخبر رہ سکیں۔ اس حوالے سے اسٹیٹ بینک نے بینکاری کے اعداد و شمار اور مالی مظبوطی کے اشاریے (FSIs) پر مشتمل سہ ماہی مجموعہ؛ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری شعبے کی ششماہی کارکردگی کی رپورٹ، سالانہ مالی استحکام کا جائزہ برائے 2022ء، اور گورنر کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 23ء شائع کیں۔

اسٹیٹ بینک نے عالمی سطح پر تجربات، علم اور پالیسیوں کے تبادلے کی سرگرمیوں میں بھی فعال شرکت کی تاکہ مالی نظام کو درپیش چیلنجز کو سمجھا جاسکے اور ان سے نمٹنے کے اقدامات کیے جا سکیں۔ دسمبر 2023ء میں، اسٹیٹ بینک کے حکام نے ازبکستان کے مرکزی بینک کے ساتھ ایک ورچوئل میٹنگ کی جس میں کلی محتاطیہ نگرانی کے حوالے سے معلومات کا تبادلہ ہوا۔ علاوہ ازیں، اسٹیٹ بینک نے ایشیا کے لیے مالی استحکام بورڈ (ایف ایس بی) کے علاقائی مشاورتی گروپ (RCG Asia) کے اجلاسوں میں بھی شرکت کی جہاں ایشیا میں مالی استحکام کو لاحق خطرات، کرپٹو اثاثہ جات کی ضابطہ کاری، اور نان-بینک مالی ثالثی جیسے ابھرتے ہوئے مسائل پر گفتگو ہوئی۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے ایف ایس بی اور آئی ایم ایف کے سرویز پر اپنی آرا بھی فراہم کیں۔

مالی استحکام — مائیکرو تناظر

سائبر سیکیورٹی تشخیص (Assessment of Cyber Hygiene): سائبر سیکیورٹی دنیا بھر میں ایک نمایاں خطرہ بن چکی ہے۔ اپنی نگرانی کی ذمہ داری کے تحت، اسٹیٹ بینک نے سال بھر میں سائبر سیکیورٹی سے متعلق تشخیص کا عمل جاری رکھا۔ سائبر ہائیجین کے کنٹرولز اور طریقہ کار، سائبر حملوں کے خلاف بنیادی دفاع فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے، اسٹیٹ بینک نے مالی اداروں کے اندر سائبر ہائیجین کے طریقوں کا جائزہ لینے کے لیے ایک سوالنامہ تیار کیا جس میں بین الاقوامی بہترین طریقہ کار اور مختلف دائرہ اختیار میں ضوابطی ہدایات پر مبنی 52 کنٹرولز شامل تھے۔ بعد ازاں، کچھ مالی اداروں کو مدعو کیا گیا تاکہ وہ اپنے ادارے کی سائبر ہائیجین کی مشقوں کا خود تشخیصی جائزہ فراہم کریں۔

بین الاقوامی مالی رپورٹنگ معیار (آئی ایف آر ایس) 9: اسٹیٹ بینک نے آئی ایف آر ایس 9 کے نفاذ میں نگرانی سے متعلق اہم عناصر کی نشاندہی کی اور بینکوں

کی موجودہ تیاری کی سطح کا جائزہ لیا۔ اس تشخیص کی بنیاد پر، اسٹیٹ بینک نے ایک "سپروائزری اسسمنٹ مینوئل" (SAM) تیار کیا تا کہ آئی ایف آر ایس 9 کے اہم پہلوؤں کے بارے میں نگران ادارے کی استعداد اور فہم کو بہتر بنایا جا سکے۔ یہ مینوئل معیاری تقاضوں کے تمام بنیادی اجزاء کا احاطہ کرتا ہے جن میں گورننس، کریڈٹ رسک مینجمنٹ فریم ورک، بزنس ماڈل کا جائزہ، مضرت (Impairment) کی جانچ سمیت معیاری (Qualitative) عناصر نیز متوقع کریڈٹ نقصان (Expected Credit Loss – ECL) ماڈل، اسٹیٹ بینک کے مشاہدات کی روشنی میں منافع اور کیپیٹل ریشوز میں ایڈجسٹمنٹس جیسے مقداری (Quantitative) عناصر شامل ہیں۔

کاروباری انٹیلی جنس ٹولز کی تیاری: 2023ء کے دوران، اسٹیٹ بینک نے ایک کاروباری انٹیلی جنس ٹول تیار کیا جس کا نام "ٹریڈ ڈیٹا اینالیٹیکل ٹول (ٹی ڈی اے ٹی) "ہے، جس کا مقصد بین الاقوامی تجارتی لین دین کی نگرانی اور تجارتی بنیاد پر مشتبہ علامات (red-flags) کی نشاندہی ہے۔ یہ ٹول پاکستان سنگل ونڈو (PSW) سے حاصل کردہ ڈیٹا پر مبنی ہے۔[3] ٹی ڈی اے ٹی کی نمایاں خصوصیات میں شامل ہیں: (i) بینک اور اشیا کے لحاظ سے درآمدی رجحانات کا تجزیہ، (ii) درآمد کنندگان اور برآمد کنندگان کی پروفائلنگ، (iii) مشتبہ حد سے زیادہ یا کم انوائسنگ، (iv) متعلقہ پارٹیوں کے ساتھ لین دین، (v) دوہرے استعمال کی اشیا کی درآمد، اور (vi) شپنگ دستاویزات کو متعدد بار ٹیگ کر کے مالی آلات کا غلط استعمال۔

زر مبادلہ پالیسی اور آپریشنز

ایکسچینج کمپنیز (ECs) کے شعبے میں ساختی اصلاحات: اسٹیٹ بینک نے ای سیز کے شعبے میں گورننس، اندرونی کنٹرولز اور قوانین و ضوابط کی تعمیل کو بہتر بنانے کے لیے ساختی اصلاحات متعارف کروائیں۔ ان اصلاحات کے تحت اسٹیٹ بینک نے ایک تبدیلی کا پروگرام شروع کیا جس کے تحت مبادلہ کمپنیوں زمرہ ب کو مکمل طور پر ای سیز میں تبدیل کرنے کا آپشن دیا گیا اور فرنچائز ای سیز کو ای سیز کی برانچز میں تبدیل کرنے کی سہولت فراہم کی گئی۔[4] مزید یہ کہ ای سیز کی مالی حیثیت کو مضبوط کرنے اور مؤثر نظام اور ڈھانچے کے لیے، ای سیز کے کم از کم ادا شدہ سرمائے کی شرط کو 200 ملین روپے سے بڑھا کر 500 ملین روپے (نقصان سے پاک) کر دیا گیا۔[5] ان اقدامات کا مقصد ای سیز کے شعبے میں شفافیت، مسابقت، اور عوام کو بہتر خدمات فراہم کرنا ہے۔

برآمدی وصولیوں کا بروقت حصول: برآمدی وصولیوں کے بروقت حصول کو یقینی بنانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے فیصلہ کیا کہ ان تمام برآمدی کیسز میں کارروائی کی جائے گی جن میں مکمل برآمدی وصولیاں مقررہ مدت میں موصول نہیں ہوئی، جیسا کہ فارن ایکسچینج مینول کے باب 12 کے پیرا 61 میں بیان کیا گیا ہے۔[6] اس سلسلے میں متعلقہ حصوں میں ضروری ترامیم کی گئیں۔[7]

آئی ٹی پر مبنی برآمد کنندگان / فری لانسرز کی سہولت: فری لانسرز کو سہولت فراہم کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے ان کے بینک اکاؤنٹس کھولنے اور چلانے کے لیے ایک جامع فریم ورک تیار کیا ہے۔ اس فریم ورک کے تحت، فری لانسرز "ایکسپورٹرز اسپیشل فارن کرنسی اکاؤنٹ" (ESFCA) کھول سکیں گے جیسا کہ فارن ایکسچینج مینول میں بیان کیا گیا ہے، تا کہ وہ اپنی برآمدی آمدنی کو رکھ سکیں، اور اس کے ساتھ ہی متعلقہ پرائمری پاکستانی روپے میں اکاؤنٹ بھی کھولا جا سکے گا، چاہے ذاتی طور پر یا ڈیجیٹل ذرائع سے دور بیٹھ کر۔[8] مزید برآں، سافٹ ویئر، انفارمیشن ٹیکنالوجی (آئی ٹی)، آئی ٹی سے منسلک خدمات (ITeS)، اور فری لانس سروسز کے برآمد کنندگان کو اپنی برآمدی آمدنی بڑھانے کی ترغیب دینے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے ESFCA میں برآمدی آمدنی رکھنے کی حد کو 35 فیصد سے بڑھا کر 50 فیصد کر دیا ہے اور ان رکھے گئے فنڈز کے استعمال کو مزید آزاد کر دیا ہے۔ آئندہ، ایسے برآمد کنندگان ان اکاؤنٹس سے بغیر اسٹیٹ بینک کی پیشگی منظوری کے موجودہ اکاؤنٹ نوعیت کی ادائیگیاں بیرون ملک کر سکیں

3 پی ایس ڈبلیو (PSW) ایک مربوط ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے جو تجارت میں شامل فریقوں کو یہ سہولت فراہم کرتا ہے کہ وہ درآمد، برآمد، اور ٹرانزٹ سے متعلق تمام ضوابطی تقاضے پورے کرنے کے لیے معیاری معلومات اور دستاویزات کو ایک ہی سنگل انٹری پوائنٹ سے جمع کرا سکیں۔

4 ایف ای سرکلر نمبر 03 برائے 2023ء

5 ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 13 برائے 2023ء

6 ایف ای سرکلر نمبر 01 برائے 2023ء

7 ایف ای سرکلر نمبر 02 برائے 2023ء

8 بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2023ء

گے۔[9] مزید یہ کہ، اسٹیٹ بینک نے مجاز ڈیلرز (اے ڈیز) کو ہدایت دی ہے کہ وہ ان برآمد کنندگان کو ESFCA کھولنے اور اپنے برآمدی اسپیشل فارن کرنسی ریٹینشن اکاؤنٹس سے رقوم کی منتقلی کے لیے سہولت فراہم کریں، جیسے کہ کارپوریٹ ڈیبٹ کارڈز جاری کرنا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز مہیا کرنا، جن میں FX ڈیجیٹل پورٹل بھی شامل ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اے ڈیز کو مزید ہدایت دی ہے کہ وہ غیر ملکی زرمبادلہ سے متعلق تمام برانچز کے متعلقہ عملے کو مناسب تربیت فراہم کریں تاکہ آئی ٹی پر مبنی برآمد کنندگان اور فری لانسرز کو سہولت دی جا سکے، اور مستقل ہیلپ ڈیسک قائم کریں۔[10]

ملکی ترسیلاتِ زر کی مارکیٹنگ کے لیے ترغیبی اسکیم: ملکی مالی اداروں کو ترسیلاتِ زر کو باضابطہ ذرائع سے راغب کرنے کے لیے اپنی مارکیٹنگ کی کوششوں کو بڑھانے کی ترغیب دینے کی غرض سے، حکومتِ پاکستان نے اس اسکیم میں ترامیم کی منظوری دی۔ ترمیم شدہ اسکیم کے تحت، ان مالی اداروں کو مالی سال 24ء کے اختتام پر کارکردگی کی بنیاد پر ترغیبی ادائیگی دی جائے گی، جن کی ترسیلاتِ زر کی کوششوں کے نتیجے میں گذشتہ سال (مالی سال 23ء) کی نسبت ترسیلات میں اضافہ ہوگا۔ مزید برآں، یہ اسکیم مالی سال 24ء سے مستقل بنیادوں پر نافذ العمل ہوگئی ہے۔[11]

ڈالر کی نقد درآمد: ایکسچینج کمپنیز مینول (ECM) کے تحت، مبادلہ کمپنیز کو ڈالر کے علاوہ دیگر قابل اجازت غیر ملکی کرنسیوں کو کارگو اور سیکیورٹی کمپنیوں کے ذریعے برآمد کرنے اور ان کے مساوی ڈالر پاکستان میں موجود اپنے غیر ملکی کرنسی اکاؤنٹس میں واپس لانے کی اجازت حاصل تھی۔ تاہم، صارفین کو سہولت فراہم کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے ای سیز عارضی طور پر کو اجازت دی کہ وہ اپنی قابل اجازت غیر ملکی کرنسیوں کی برآمدی کھیپوں کی بنیاد پر، ضرورت کے مطابق، معروف کارگو اور سیکیورٹی کمپنیوں کے ذریعے نقد ڈالر درآمد کر سکیں۔ یہ سہولت **31 دسمبر 2023ء** تک نافذ رہی، اور اس بات کے ساتھ مشروط تھی کہ اس مدت کے دوران کسی بھی ای سی کی جانب سے درآمد کردہ نقد ڈالر، اس کی برآمد شدہ کھیپوں کی مجموعی مالیت کے **50 فیصد** سے زائد نہ ہوں۔[12]

ریئل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ (REIT) اسکیمز میں غیر ملکی سرمایہ کاری: موجودہ قوانین کے تحت، غیر مقیم افراد (non-residents) کو اسٹاک ایکسچینج میں درج REIT اسکیمز اور نئی عوامی پیشکشوں (Public Offers) میں سرمایہ کاری کی اجازت حاصل تھی۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کو مزید فروغ دینے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے REIT مینجمنٹ کمپنیز (RMCs) کو نجی سطح پر یونٹس جاری کرنے اور ان یونٹس کی غیر مقیم افراد کے حق میں منتقلی کی عام اجازت بھی دے دی۔[13]

درآمدی اشیا پر مارجن کی پابندیاں: 2017ء میں، اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو کچھ مخصوص اشیا کی درآمد پر 100 فیصد کیش مارجن حاصل کرنے کی ہدایت دی تھی۔[14] تاہم، بعد ازاں اگست 2022ء میں، کیش مارجن کی شرط کو نرمی دیتے ہوئے 91 سے 180 دن کی ادائیگی کی مدت کے لیے اسے 25 فیصد اور 181 دن یا اس سے زائد مدت کے لیے صفر فیصد کر دیا گیا تھا۔[15] 2023ء میں، اسٹیٹ بینک نے فیصلہ کیا کہ 31 مارچ 2023ء سے اشیا کی درآمد پر مروجہ کیش مارجن کی شرط ختم کر دی جائے، اور اس سلسلے میں دی گئی تمام سابقہ ہدایات بھی واپس لے لی گئیں۔[16]

اسلامی بینکاری

اسلامی مالی اداروں کے لیے اکاؤنٹنگ اور آڈٹنگ تنظیم (اے اے او آئی ایف آئی) کے شریعہ معیارات کا نفاذ: اسلامی بینکاری صنعت میں شریعہ کمپلائنس کے فریم ورک کو مزید مضبوط بنانے اور شریعہ اصولوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے، زیرِ جائزہ سال کے دوران اے اے او آئی ایف آئی کے درج ذیل شریعہ

9 ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 17 برائے 2023ء
10 ای پی ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2023ء
11 ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 15 برائے 2023ء
12 ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 11 برائے 2023ء
13 ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 07 برائے 2023ء
14 بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2023ء
15 بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 25 برائے 2022ء
16 بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 06 برائے 2023ء

معیارات کو اپنایا گیا: معیار نمبر 15: جعلہ، معیار نمبر 39: رہن اور اس کی جدید تطبیقات اور معیار نمبر 46: الوکالہ بالاستثمار (سرمایہ کاری کے لیے وکالت)۔[17]

ڈجیٹل مالی خدمات

راست پرسن ٹو مرچنٹ (پی ٹو ایم) سروس کا آغاز: راست کے نفاذ کے منصوبے کے تحت، اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے راست پی ٹو ایم سروس کا آغاز کیا تا کہ تاجروں اور کاروباری اداروں کے لیے ڈجیٹل ادائیگیوں کی قبولیت کو آسان بنایا جا سکے۔ یہ پی ٹو ایم سروس کاروباری اداروں کو ادائیگیوں کی قبولیت کی سہولت فراہم کرے گی جن میں کوئیک رسپانس (QR) کوڈز، راست عرفیت، آئی بی اے این اور ریکویسٹ ٹو پے (RTP) جیسے ذرائع شامل ہیں۔ راست پی ٹو ایم سروس پاکستان میں تجارتی اور کاروباری لین دین کی ڈجیٹائزیشن کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے متعارف کرائی گئی ہے۔ اس کے مطابق، اسٹیٹ بینک نے اپنے زیرِ ضابطہ کاری اداروں (آر ایز) کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے چینلز کے ذریعے پی ٹو ایم لین دین کو پراسیس کرنے کے لیے ضروری استعداد پیدا کریں اور راست مرچنٹ سروسز کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے اور اس کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے مناسب اقدامات کریں۔[18]

ای ایم آئیز کے لیے ضوابط: اسٹیٹ بینک نے ادائیگیوں کی صنعت میں جدت کو فروغ دینے اور ملک میں ڈجیٹل مالی خدمات کے ذریعے مالی شمولیت کو بڑھانے کے مقصد کے تحت ای ایم آئیز کے لیے ضوابط جاری کیے۔ ای منی سروسز کے استعمال کو بڑھانے، نئے اور پہلے سے موجود ای ایم آئیز کو نئے کاروباری ماڈلز، استعمال کی صورتوں اور تکنیکی حل سامنے لانے کی ترغیب دینے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے مقامی تجربات اور بین الاقوامی بہترین طریقہ کار کی روشنی میں ای ایم آئیز کے ضوابط کو نظرِ ثانی کے بعد اپ ڈیٹ کیا۔ نئے ضوابط ای ایم آئیز کو یہ اجازت دیتے ہیں کہ وہ اپنے صارفین، بشمول کم عمر افراد اور فری لانسرز، کو زیادہ ماہانہ والیٹ حدود فراہم کریں اور نئی ادائیگی کی خدمات پیش کریں جیسے کہ پیمنٹس ایگریگیشن، انوائس ایگریگیشن، پیمنٹ انیشی ایشن، اکاؤنٹ انفارمیشن، ملکی ای کامرس ٹرانزیکشنز لین دین لیے ایسکرو سروسز، اے پی آئیز کے ذریعے مالی اداروں/ فن ٹیک/ تھرڈ پارٹی سروس فراہم کنندگان کو سروسز، اور بیرونِ ملک سے رقوم کی ترسیل۔[19] ان ضوابط کے اجرا کے بعد مارکیٹ کے شرکا کی جانب سے حوصلہ افزا ردِعمل موصول ہوا ہے اور متعدد اداروں کو ای منی (e-money) سروسز فراہم کرنے کے لیے لائسنس جاری کیے جا چکے ہیں۔[20] اسٹیٹ بینک کو توقع ہے کہ نظرِ ثانی شدہ ضوابط مزید فن ٹیک کمپنیوں کو، خواہ وہ پاکستان سے ہوں یا بیرونِ ملک سے، ای ایم آئی کے شعبے میں داخل ہونے کی ترغیب دیں گے اور وہ جدید، سستی اور بہتر ادائیگی کی خدمات فراہم کریں گے، جس سے پاکستان میں ڈجیٹل مالی شمولیت میں اضافہ ہو گا۔

غیر مجاز ڈجیٹل قرضہ ایپس اور ڈجیٹل ادائیگی کی خدمات: کئی غیر مجاز اور غیر لائسنس یافتہ ڈجیٹل قرض فراہم کرنے والی موبائل ایپس اور پلیٹ فارمز بینکاری چینلز استعمال کر رہے تھے تا کہ قرض کی رقم جاری کر سکیں، اقساط وصول کر سکیں اور صارفین کے بینک اکاؤنٹس سے جُڑ کر ان کی کریڈٹ ویلیو کی جانچ کر سکیں۔ ایسی غیر مجاز اور بلا لائسنس ڈجیٹل قرضہ ایپس کی جانب سے ڈجیٹل بینکنگ چینلز اور موبائل بینکنگ پلیٹ فارمز کے استعمال سے صارفین کے تحفظ پر سنگین خدشات پیدا ہو سکتے ہیں اور بینکوں کی ساکھ کو نقصان پہنچنے کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔ چنانچہ، زیرِ ضابطہ کاری اداروں (REs) کو ہدایت دی گئی کہ وہ کے وائے سی/ سی ڈی ڈی عمل کے حصے کے طور پر ان ڈجیٹل قرض دینے والے پلیٹ فارمز اور موبائل ایپلی کیشنز کی لائسنسنگ کی حیثیت اور کاروبار کرنے کی اجازت کو متعلقہ ضوابطی اداروں (جیسے SECP، SBP وغیرہ) سے باقاعدہ طور پر تصدیق کریں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے آر ایز کو مشورہ دیا کہ وہ مناسب اقدامات کریں تا کہ کسٹمر کی رجسٹریشن اور ٹرانزیکشن مانیٹرنگ کے وقت یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ان کے بینکنگ چینلز اور پلیٹ فارمز غیر مجاز مالی سروس فراہم کنندگان کے ذریعے، براہ راست یا بالواسطہ، استعمال نہ ہوں۔ اسٹیٹ بینک نے یہ بھی ہدایت دی کہ آر ایز غیر مجاز اور بغیر لائسنس کے ڈجیٹل قرضہ پلیٹ فارمز (چاہے افراد ہوں یا کاروبار) کو کوئی خدمات نہ دیں جیسے کہ ڈپازٹ یا قرضہ جاتی مصنوعات، تھرڈ پارٹی کے ساتھ موبائل ایپلی کیشن انضمام، پیمنٹ گیٹ وے

17 آئی ایف پی ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2023ء

18 شعبہ بیرونی ابلاغ/ پریس ریلیز/ 21 جون 2023ء

19 پی ایس پی اینڈ او ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2023ء

20 پی ایس پی اینڈ او ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2023ء

سروسز، کریڈٹ اسکورنگ اور مالی اہلیت کی جانچ، والیٹ سروسز، اور/یا اے پی آئی انضمام کی خدمات ـــ چاہے براہ راست ہوں یا بالواسطہ۔[21]

ڈجیٹل چینلز اور خدمات کی بندش سے متعلق رہنما اصول: گزشتہ چند برسوں میں روزمرہ مالی لین دین کے لیے ڈجیٹل چینلز کے استعمال میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، مشاہدہ کیا گیا کہ سروس کی بندش کی صورت میں صارفین کو بروقت اطلاع نہیں دی جاتی تھی، جس سے انہیں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر، اسٹیٹ بینک نے تمام زیرِ ضابطہ کاری اداروں (آر ایز) کو ہدایات جاری کیں کہ کسی بھی پیشگی منصوبہ بند سرگرمی یا غیر متوقع سروس میں خلل (اگر وہ 30 منٹ سے زائد جاری رہے) کے بارے میں نہ صرف اسٹیٹ بینک بلکہ صارفین کو بھی بروقت مطلع کیا جائے۔ آر ایز سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کی مسلسل نگرانی کے لیے نظام قائم کریں تاکہ ڈجیٹل چینلز کی دستیابی سے متعلق شکایات یا مسائل کو فوری طور پر شناخت اور حل کیا جا سکے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک بھی ڈجیٹل چینلز کی دستیابی کی باقاعدہ نگرانی کرتا رہے گا۔[22]

پاکستان میں ادائیگی کارڈ کی قبولیت کے ڈھانچے کی بہتری: 2020ء میں، اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں پی او ایس (پوائنٹ آف سیل) اکائرنگ انڈسٹری کو درپیش چند اہم مسائل کی نشاندہی کی، جن میں بلند انٹر چینج ری ایمبرسمنٹ فیس (آئی آر ایف)، لاگت سے کم مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (ایم ڈی آر)، بینکوں کی جانب سے کم لاگت ملکی ادائیگی کارڈ کی فراہمی میں عدم دلچسپی، ان مسائل کے حل کے لیے اسٹیٹ بینک نے آئی آر ایف کو زیادہ سے زیادہ 0.5 فیصد تک محدود کیا، ایم ڈی آر کی حد 1.5 تا 2.5 فیصد مقرر کی، کارڈ جاری کرنے والے تمام افراد کو ہدایت کی کہ ڈومیسٹک پیمنٹ اسکیم (ڈی پی ایس) کے تحت جاری کردہ کارڈ کو ڈیفالٹ ڈیبٹ کارڈ کے طور پر جاری کریں یا تجدید کریں۔[23] بعد ازاں، سنہ 2023ء میں کارڈ پر مبنی ادائیگیوں کی قبولیت میں مزید سہولت کے لیے اسٹیٹ بینک نے (i) آئی آر ایف کو ڈیبٹ/پری پیڈ کارڈز کے لیے 0.2 فیصد اور کریڈٹ کارڈز کے لیے 0.7 فیصد پر محدود کیا، (ii) ایم ڈی آر کی کم از کم حد (1.5 فیصد) ختم کر دی، اور (iii) تمام ای کامرس اور آن لائن پیمنٹ حاصل کرنے والوں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے پیمنٹ گیٹ ویز پر ڈی پی ایس کارڈ کی سی این پی (کارڈ ناٹ پریزنٹ) لین دین کو قابل قبول بنائیں۔[24]

ڈجیٹل ریٹیل بینک: جدت، مالی شمولیت، اور سستی ڈجیٹل مالی خدمات کی دستیابی کو فروغ دینے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے 2023ء میں پانچ ڈجیٹل ریٹیل بینکوں کے قیام کے لیے ان پرنسپل منظوری (IPA) جاری کی۔ یہ بینک درج ذیل ہیں: ہیوگو بینک لمیٹڈ، کے ٹی بینک پاکستان لمیٹڈ، مشرق بینک پاکستان لمیٹڈ، رقمی اسلامک ڈیجیٹل بینک لمیٹڈ، اور ٹیلی نار مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ[25]۔ چونکہ یہ پاکستان میں قائم ہونے والے پہلے ڈیجیٹل بینک ہوں گے، اس لیے اسٹیٹ بینک نے ان کی نگرانی کے لیے ایک نگران فریم ورک (Supervisory Framework) بھی تیار کیا ہے، جو ان بینکوں کے آپریشنز کے آغاز کے بعد نافذ العمل ہوگا۔

ڈجیٹل بینکاری مصنوعات و خدمات کی سیکیورٹی کے لیے اقدامات: ڈجیٹل بینکاری مصنوعات و خدمات کی تیز رفتاری سے ترقی نے مالی نظام کی ڈجیٹل تبدیلی کو سہارا دیا ہے اور صارفین کی بڑھتی ضروریات کو پورا کیا ہے۔ تاہم، اس ترقی کے ساتھ دھوکہ دہی اور سیکیورٹی خطرات سے نمٹنے کے لیے مضبوط حفاظتی انتظامات ضروری ہیں۔ اسی مقصد کے تحت، اسٹیٹ بینک نے گورننس، مینجمنٹ کنٹرول، آپریشنل کنٹرولز اور ذمہ داری کے فریم ورک پر مشتمل جامع حفاظتی اقدامات کا ایک پیکج تیار کیا۔ اس کے تحت تمام بینکوں اور خرد مالکاری بینکوں (MFBs) کو ہدایت دی گئی کہ وہ 31 دسمبر 2023 تک ان اقدامات کے نفاذ کے لیے ماہانہ اہداف پر مبنی منصوبہ مرتب کریں۔ آر ایز کو ہدایت کی گئی کہ وہ ماہانہ پیش رفت کی رپورٹس اسٹیٹ بینک کو فراہم کریں۔26[26] یہ نئے اقدامات اسٹیٹ بینک کے

---

21 پی ایس پی اینڈ او ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2023ء

22 پی ایس پی اینڈ او ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2023ء

23 پی ایس ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2020ء

24 پی ایس پی اینڈ او ڈی سرکلر لیٹر نمبر 01 برائے 2023ء

25 شعبہ بیرونی ابلاغ | پریس ریلیز 20 ستمبر 2023ء

26 بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2023ء

اس وسیع تر مقصد کا حصہ ہیں جس کے تحت وہ ڈیجیٹل مالی شمولیت میں اضافہ اور ڈیجیٹل بینکاری ایکو سسٹم پر صارفین کا اعتماد قائم کرنے کے لیے پر عزم ہے۔[27]

کلاؤڈ سروس فراہم کنندگان (سی ایس پیز) کی آؤٹ سورسنگ کے لیے فریم ورک: اسٹیٹ بینک نے ایک فریم ورک تیار کیا ہے تاکہ آر ایز کو کلاؤڈ ٹیکنالوجی کو اپنانے کے ذریعے جدید مصنوعات اور خدمات ڈیزائن اور فراہم کرنے کے قابل بنایا جاسکے، اور ان انتظامات سے پیدا ہونے والے خطرات کو مؤثر طریقے سے منظم کیا جاسکے۔ یہ فریم ورک اسٹیٹ بینک کے آر ایز کے لیے ایک مبنی بہ خطر طریقہ کار کے تحت مادی اور غیر مادی ورک لوڈز کو سی ایس پیز کو آؤٹ سورس کرنے کے لیے کم از کم تقاضے متعین کرتا ہے تاکہ یہ عمل محفوظ اور مؤثر طریقے سے انجام دیا جاسکے۔[28]

اینٹی منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی معاونت کے خلاف اقدامات (اے ایم ایل / سی ایف ٹی):

منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی معاونت کے خطرات کے خلاف کنٹرولز کو مزید مضبوط بنانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے بینکوں اور خرد مالکاری بینکوں، جو برانچ لیس بینکاری خدمات فراہم کرتے ہیں، کو ہدایات جاری کیں کہ: (i) اکاؤنٹ اور والٹ ہولڈرز کی بایومیٹرک تصدیق (BV) تمام قسم کی 'کیش اِن' اور 'کیش آؤٹ' ٹرانزیکشنز کے لیے برانچ لیس بینکاری ایجنٹس کے مقامات پر 31 جنوری 2024ء سے لازمی قرار دی گئی، (ii) ایجنٹس کی جگہوں پر نئے بایو میٹرک ویری فکیشن آلات نصب کیے جائیں، (iii) اپنے آٹومیٹڈ ٹرانزیکشن مانیٹرنگ سسٹمز (ATMS) کو مضبوط بنائیں تاکہ تمام برانچ لیس بینکاری ٹرانزیکشنز کی نگرانی ممکن ہو سکے، (iv) اسٹیٹ بینک کے اے ایم ایل / سی ایف ٹی / کاؤنٹرنگ پرولیفریشن فنانسنگ (CPF) ریگولیشنز کے مطابق، انٹرنل رسک اسیسمنٹ رپورٹس (IRARs) میں BB آپریشنز کی مناسب اور مؤثر کوریج کو یقینی بنایا جائے۔[29]

مشترکہ الیکٹرانک 'اپنے صارف کو جانیں' (e-KYC) پلیٹ فارم کا نفاذ: اسٹیٹ بینک نے وقت کے ساتھ ساتھ اے ایم ایل / سی ایف ٹی نظام کو مضبوط بنایا ہے، جس میں "اپنے صارف کو جانیں" (KYC) اور "کسٹمر ڈیو ڈلجنس" (CDD) کے طریقہ کار شامل ہیں۔ ان طریقوں کو مزید مؤثر اور ہموار بنانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو اجازت دی کہ وہ مؤثر کے وائے سی / سی ڈی ڈی کے لیے تھرڈ پارٹی کے مالی اداروں پر انحصار کر سکیں۔ مزید بہتری کے لیے، پاکستان بینکس ایسوسی ایشن (PBA) نے اسٹیٹ بینک کی رہنمائی میں ایک مشترکہ e-KYC پلیٹ فارم تیار کرنے کا آغاز کیا ہے۔ یہ نیا پلیٹ فارم بینکوں کو سہولت فوائد فراہم کرے گا کہ بینکاری صنعت میں صارفین کے کے وائے سی / سی ڈی ڈی ڈیٹا کے بروقت تبادلے اور اپ ڈیٹ کا ایک محفوظ ڈیجیٹل ذریعے کے وائے سی / سی ڈی ڈی ڈیٹا کی معیار بندی، صارفین کی شمولیت کا بہتر تجربہ، بینکوں کے لیے لاگت میں کمی کی جا سکے۔ یہ مشترکہ e-KYC پلیٹ فارم "ڈسٹری بیوٹڈ لیجر ٹیکنالوجی (DLT)" پر مبنی ہے، جس کے تحت صارف کا ڈیٹا صرف بینکوں کے پاس محفوظ رہے گا، اور کسی مرکزی ادارے کو یہ حساس معلومات محفوظ رکھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ مزید برآں، بینکوں کے صارفین کے حقوق کے تحفظ کے لیے، یہ معلومات صرف صارف کی صریح اجازت کے ساتھ ہی استعمال کی جائیں گی۔[30]

صارفین کا تحفظ

سنوائی–اسٹیٹ بینک کی شکایات کے ازالے کی سروس کا آغاز: بینکاری نظام کی اثرانگیزی اور شفافیت کو مزید بہتر بنانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے ایک پورٹل اور موبائل ایپ 'سنوائی–صارفین کی شکایات کے ازالے کی سروس' کے نام سے تیار کی ہے، جس کا مقصد صارفین کو بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اداروں اور خرد مالکاری بینکوں کے خلاف شکایات درج کرنے میں سہولت فراہم کرنا ہے۔ اس کے علاوہ، اسٹیٹ بینک نے بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اداروں اور خرد مالکاری بینکوں کو ہدایت کی کہ (i) اسٹیٹ بینک کی طرف سے مقررہ شکایات کے ازالے کے لیے متعین وقت (Turn-Around-Time - TAT) پر سختی سے عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے، (ii) شکایات کی حیثیت کو درست اور بروقت طریقے

27 شعبہ بیرونی ابلاغ، پریس ریلیز 18 مئی 2023ء

28 بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2023ء

29 بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 20 برائے 2023ء

30 بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 22 برائے 2023ء

سے سنوائی پورٹل پر اپڈیٹ کیا جائے، (iii) اعلیٰ انتظامیہ TAT کی خلاف ورزیوں کا جائزہ لے اور ان کے ازالے کے لیے اصلاحی اقدامات کرے تاکہ شکایات کا بروقت حل ممکن ہو، (iv) صارفین کو سنوائی کے بارے میں آگاہی فراہم کی جائے۔[31]

مالی شمولیت

آسا مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ: اسٹیٹ بینک نے آسا مائیکروفنانس بینک (پاکستان) لمیٹڈ کو 13 نومبر 2023ء سے ملک بھر میں مائیکروفنانس قرضہ جات کی سرگرمیاں شروع کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ آسا مائیکروفنانس بینک (پاکستان) لمیٹڈ، جو کہ اسٹیٹ بینک سے مائیکروفنانس ادارہ آرڈیننس 2001ء کے تحت لائسنس یافتہ ہے، آسا انٹرنیشنل گروپ پی ایل سی کی مکمل ملکیتی ذیلی کمپنی ہے، جو دنیا کی بڑی بین الاقوامی مائیکروفنانس کمپنیوں میں سے ایک ہے۔ کاروبار کے آغاز کے ساتھ ہی، آسا مائیکروفنانس بینک (پاکستان) لمیٹڈ ملک میں کام کرنے والا 12 واں مائیکروفنانس بینک بن گیا ہے۔ ایم ایف بیز ملک میں لاکھوں چھوٹے قرضہ لینے والوں اور جمع کنندگان کو خدمات فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ آسا مائیکروفنانس بینک (پاکستان) لمیٹڈ کے کاروبار کے آغاز سے اسٹیٹ بینک کے زیرِ ضابطہ خرد ماکاری بینکوں کا مالی شعبے میں مجموعی مارکیٹ شیئر بڑھنے کی توقع ہے۔ چونکہ آسا گروپ اپنی بین الاقوامی سرگرمیوں میں خواتین پر خصوصی توجہ دیتا ہے، اس لیے پاکستان میں بھی یہ بینک کم آمدنی والی خواتین کاروباری شخصیات، جو کہ کم ترقی یافتہ اور غیر بینک زمروں سے تعلق رکھتی ہیں، کو چھوٹے اور سماجی طور پر ذمہ دار قرضے فراہم کر کے صنفی مساوات اور خواتین کی خود مختاری میں مؤثر کردار ادا کرے گا۔[32]

31 سی پی ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2023ء

32 شعبہ بیرونی ابلاغ، پریس ریلیز 14 نومبر 2023ء

منسلکہ ب

مالی شعبے کی زد پذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی) اخذ کرنے کے لیے مستعمل اظہاریے

مالی شعبے کی زد پذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی) مالی استحکام کا جائزہ 2016ء میں پہلی بار متعارف کرایا گیا تھا، اور تب سے اس میں ترامیم کی گئیں اور اگلے تمام جائزوں میں اسے باقاعدگی سے شائع کیا گیا۔ مالی استحکام کا جائزہ 2018ء میں دائرہ کار، اظہاریوں اور طریقہ کار کے لحاظ سے کچھ ترامیم کی گئیں (دیکھیے ضمیمہ الف، مالی استحکام کا جائزہ 2018ء)۔

واضح رہے کہ ایف ایس وی آئی ایک جامع اشاریہ ہے جو کلی معیشت میکرو اکانومی، مالی منڈیوں، شعبہ بینکاری، غیر بینک مالی اداروں، ترقیاتی مالی اداروں، بیمہ کمپنیوں اور کارپوریٹ شعبے کے ذیلی اشاریوں کی اوسط سے اخذ کیا جاتا ہے۔ ہر جہت سے استعمال ہونے والے اظہاریوں کی مکمل فہرست ذیل کے جدول میں دی گئی ہے:

منسلکہ ب

جدول 1: مالی شعبے کی زد پذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی) اور مالی شعبے کا ہیٹ میپ (ایف ایس ایچ ایم): خطرے کے شعبے، خطرے کی جہتیں اور اظہاریے

نمبر شمار	خطرے کا شعبہ	خطرے کی سمت	خطرے کے اظہاریے	مالی استحکام پر اثر
1	کلی معاشی $\frac{1}{n}\sum Ex, R, F, In$ n = 4	بیرونی شعبہ (Ex) $Ex = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} ex_i,$ $n = 3$	ex_1 = زرمبادلہ کے مجموعی سیال ذخائر کی پوزیشن (ایس بی پی کی تحویل میں ex_2 = جاری کھاتے کا توازن بلحاظ جی ڈی پی فیصد ex_3 = توازن تجارت بلحاظ جی ڈی پی فیصد	مثبت مثبت مثبت
		حقیقی شعبہ	حقیقی جی ڈی پی کی نمو	مثبت
		مالیاتی شعبہ	مالیاتی خسارہ بلحاظ جی ڈی پی کا فیصد	منفی
		مہنگائی	صارف اشاریہ قیمت مہنگائی	منفی
2	مالی منڈیاں $\frac{1}{n}\sum FE, MM, CM$ n = 3	زرِمبادلہ	وسط بہ وزن انٹربینک قوت نمائی حرکت پذیر بہ وزن اوسط (*EMWA*) تغیرپذیری	منفی
		بازارزر	شبینہ ریپو ریٹ قوت نمائی حرکت پذیر اوسط (*EMWA*) تغیرپذیری	منفی
		سرمایہ منڈی	کے ایس ای *100* انڈیکس قوت نمائی حرکت پذیر اوسط تغیرپذیری	منفی
3	بینکاری $\frac{1}{n}\sum C, AQ, E, L, D, I$ n = 6	کفایت سرمایہ (C) $C = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} c_i, n = 3$	c_1 = شرحِ کفایت سرمایہ (*CAR*) c_2 = سطح اول (*CAR*) c_3 = سرمایہ تا اثاثوں کا تناسب	مثبت مثبت مثبت
		اثاثہ جاتی معیار (AQ) $AQ = \frac{1}{n}\sum_{i}^{n} aq_i,$ $n = 3$	aq_1 = غیر فعال قرضے تا مجموعی قرضے aq_2 = خالص غیر فعال قرضے تا سرمایہ aq_3 = تموین تا غیر فعال قرضے aq_4 = خسارہ تا غیر فعال قرضے	منفی منفی مثبت منفی
		آمدنی (E) $E = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} e_i,$ $n = 6$	e_1 = اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس e_2 = ایکویٹی پر منافع (اوسط ایکویٹی اور فاضل) قبل از ٹیکس e_3 = خالص سودی مارجن e_4 = خالص سودی آمدنی/ خام آمدنی e_5 = لاگت تا آمدنی کا تناسب e_6 = تجارتی آمدنی اور مجموعی آمدنی	مثبت مثبت مثبت مثبت منفی منفی
		سیالیت (L) $L = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} l_i,$ $n = 3$	l_1 = سیال اثاثے/ مجموعی اثاثے l_2 = سیال اثاثے/ مجموعی امانتیں l_3 = سیال اثاثے/ قلیل مدتی واجبات	مثبت مثبت مثبت
		امانتیں (D) $D = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} d_i,$ $n = 2$	d_1 = امانتیں تا اثاثے d_2 = امانتوں کی نمو (سال بسال)	مثبت مثبت
		باہمی ربط (I) $I = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} i_i,$ $n = 2$	i_1 = طلبیدہ قرض گاری اور قرض گیری / مجموعی اثاثے i_2 = مالی واجبات (علاوہ اسٹیٹ بینک)	منفی منفی

جدول 1: مالی شعبے کی زد پذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی) اور مالی شعبے کا ہیٹ میپ (ایف ایس ایچ ایم): خطرے کے شعبے، خطرے کی جہتیں اور اظہاریے

4	غیر بینک مالی ادارے $\frac{1}{n}\sum A, E$ n = 2	اثاثے	اثاثوں کی نمو	مثبت
		آمدنی	خالص فروخت	مثبت
5	ترقیاتی مالی ادارے $\frac{1}{n}\sum C, AQ, E, L$ n = 4	کفایت سرمایہ (C) $C = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} c_i, n = 3$	c_1 = شرحِ کفایت سرمایہ (CAR)	مثبت
			c_2 = سطح اول (CAR)	مثبت
			c_3 = سرمایہ تا اثاثوں کا تناسب	مثبت
		اثاثہ جاتی معیار (AQ) $AQ = \frac{1}{n}\sum_{i}^{n} aq_i,$ n = 3	aq_1 = غیر فعال قرضے تا مجموعی قرضے	منفی
			aq_2 = خالص غیر فعال قرضے تا سرمایہ	منفی
			aq_3 = خالص غیر فعال قرضے تا خالص قرضے	منفی
		آمدنی (E) $E = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} e_i,$ n = 4	e_1 = اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس	مثبت
			e_2 = ایکویٹی پر منافع (اوسط ایکویٹی اور فاضل) قبل از ٹیکس	مثبت
			e_3 = خالص سودی آمدنی/خام آمدنی	مثبت
			e_4 = لاگت اور آمدنی کا تناسب	منفی
		سیالیت (L) $L = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} l_i,$ n = 3	l_1 = سیال اثاثے/مجموعی اثاثے	مثبت
			l_2 = سیال اثاثے/مجموعی امانتیں	مثبت
			l_3 = قرضے/امانتیں	مثبت
6	بیمہ کمپنیاں $\frac{1}{n}\sum Li, NL$ n = 2	حیاتی (Li) $Li = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} li_i,$ n = 4	li_1 = دعووں کی شرح	منفی
			li_2 = اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس	مثبت
			li_3 = سرمایہ کاری پر منافع قبل از ٹیکس	مثبت
			li_4 = سرمایہ اور اثاثے	مثبت
		غیر حیاتی (NL) $NL = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} nli_i,$ n = 5	nli_1 = دعووں کی شرح	منفی
			nli_2 = پریمیم کا امساک	منفی
			nli_3 = اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس	مثبت
			nli_4 = سرمایہ کاری پر منافع قبل از ٹیکس	مثبت
			nli_5 = سرمایہ تا اثاثے	مثبت
7	کارپوریٹ	کارپوریٹ قرضہ	قرضوں کا بوجھ (اثاثہ/ایکویٹی، قرضہ/ایکویٹی، اور قرضہ/اثاثہ جاتی تناسبات)	منفی